ملا صدرا کے علمی آثار

ڈاکٹر سیّد ناصر زیدی☆

تفسیر قرآن

غالبًا یہ کہنا مبالغہ نہ ہو گا کہ ملا صدرا عالم اسلام کے وہ پہلے فلسفی ہیں جنھوں نے تفسیر قرآن کے میدان میں باقاعدہ قدم رکھا ہے۔ انھوں نے اپنے مجموعہ تفاسیر میں نہایت اہم فلسفیانہ دقائق اور اصولوں کی بنیاد پر الٰہی معارف خاص طور پر مبداء و معاد سے متعلق اہم مسائل کی طرف اشارہ کیا ہے۔

۱۔ اسرار الآیات و انوار البینات

اس کتاب میں ملا صدرا نے اپنے فلسفیانہ اصولوں کی بنیاد پر کسی خاص ترتیب کے بغیر قرآنی آیات کی تفسیر کی ہے۔ ملا صدرا کا کہنا ہے کہ اس کتاب میں قرآنی آیات سے مسائل ربانی کے اسرار اور قرآنی مقاصد کو یکجا کیا گیا ہے اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ حیات انسانی کی مباحث کن آیات پر مبنی ہیں اور مختلف سورتوں میں کون سی حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ کتاب کے مقدمے میں ملا صدرا کا یہ بھی کہنا ہے کہ میں نے صرف اصولی مسائل کو چھیڑا ہے۔ یہ کتاب ایک مقدمہ اور تین طرف پر مشتمل ہے اور ہر طرف میں کئی مشہد ہیں۔ طرف اول علم ذات باری تعالیٰ کے بارے میں ہے۔ دوسری طرف افعالی الٰہی اور تیسری طرف معاد کے بارے میں ہے اور مجموعی طور پر اس میں ۱۲ مشہد ہیں۔

الف۔ سنگی طباعت ، تہران ، ۱۳۱۹ ق ، حواشی آخوند نوری۔

ب۔ تصحیح محمد خواجوی، انجمن حکمت و فلسفہ ایران ، تہران ، ۱۳۶۰ ش۔

ج۔ ترجمہ فارسی ، محمد خواجوی، مؤسسہ مطالعات و تحقیقات فرہنگی، تہران، ۱۳۶۳

۲۔ تفسیر سورۃ الفاتحہ

انتشارات بیدار ، تصحیح محمد خواجوی، تفسیر قرآن کریم، ج ۱، ۲، ۳۔

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

۳۔ تفسیر سورۃ البقرۃ

انتشارات بیدار، تصحیح محمد خواجوی، ج ۱، ۲، ۳۔

۴۔ تفسیر آیۃ الکرسی

الف۔ سنگی طباعت ، تہران ، ۱۳۲۲ ق۔

ب۔ انتشارات بیدار ، تصحیح محمد خواجوی ، ج ۴

۵۔ تفسیر آیۃ النور

الف۔ سنگی طباعت ، تہران ، ۱۳۱۳ ق

ب۔ انتشارات بیدار ، تصحیح محمد خواجوی ، ج ۴۔

ج۔ ترجمہ فارسی تفسیر آیہ نور ، محمد خواجوی ، انتشارات مولی، تہران، ۱۳۶۲ ش۔

۶۔ تفسیر سورۃ یٰس

انتشارات بیدار ، تصحیح محمد خواجوی ، ج ۵۔

۷۔ تفسیر سورۃ السجدہ

انتشارات، بیدار، تصحیح محمد خواجوی، ج ۶۔

۸۔ تفسیر سورۃ الحدید

انتشارات بیدار ، تصحیح محمد خواجوی ، تفسیر قرآن کریم ، ج ۶۔

۹۔ تفسیر سورۃ الجمعۃ

الف۔ انتشارات بیدار ، تصحیح محمد خواجوی ، تفسیر قرآن کریم ، ج ۷۔

ب۔ ترجمہ تفسیر سورۃ جمعہ، محمد خواجوی، انتشارات مولی، تہران، ۱۳۶۳ ش۔

۱۰۔ تفسیر سورۃ الواقعہ

الف۔ انتشارت بیدار ، تصحیح محمد خواجوی ، تفسیر قرآن کریم ، ج ۷۔

ب۔ ترجمہ تفسیر سورۃ واقعہ ، محمد خواجوی ، انتشارات مولی ، تہران ،۱۳۶۳ ش۔

۱۱۔تفسیر سورۃ الطارق

الف۔ انتشارات بیدار ، تصحیح محمد خواجوی ،تفسیر قرآن کریم ، ج ۷۔

ب۔ ترجمہ فارسی سورۃ طارق ، محمد خواجوی ، انتشارات مولی ، تہران ، ۱۳۶۳ ش۔

۱۲۔ تفسیر سورۃ الاعلی

الف۔ سنگی طباعت (کشف القواعد کے ہمراہ) ، تہران ، ۱۲ ۱۳ ق۔

ب۔ انتشارات بیدار ، تصحیح محمد خواجوی ،تفسیر قرآن کریم ، ج ۷۔

ج۔ ترجمہ تفسیر سورۃ الاعلی ، محمد خواجوی ، انتشارات مولی ، تہران ، ۱۳۶۳ ش۔

۱۳۔تفسیر سورۃ الزلزال

الف۔ انتشارات بیدار، تصحیح محمد خواجوی ،تفسیر قرآن کریم ، ج ۷۔

ب۔ ترجمہ تفسیر سورۃ الزلزال ، محمد خواجوی ، انتشارات مولی،تہران، ۱۳۶۳ش۔

۱۴۔تفسیر سورۃ توحید

تحقیق و تصحیح حامد ناجی اصفہانی (مجموعہ رسائل فلسفی ملا صدرا)، انتشارات حکمت،تہران،۱۳۷۵ ش۔

۱۵۔ مفاتیح الغیب

یہ کتاب فن تفسیر میں ملا صدرا کی بہترین کتاب ہے جو ان کی سات جلدوں پر مشتمل تفاسیر کا مقدمہ ہے لیکن ملا صدرا اپنے اس کام کو پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچا سکے۔ یہ کتاب ملا صدرا کی آخری تالیفات میں سے ہے اس لحاظ سے ملا صدرا کی اہم آراء کا ماخذ بھی ہے۔ یہ کتاب ایک مقدمے اور ۲۰ مفتاح پر مشتمل ہے۔

الف۔ سنگی طباعت (ہمراہ شرح اصول کافی) ، تہران ، ۱۲۸۲ ھ

ب۔ انتشارات محمودی ، تہران ، ۱۳۹۱ ش (اشاعت ثانی)

ج۔ مؤسسہ مطالعات وتحقیقات فرہنگی ، تصحیح محمد خواجوی ، تہران ، ۱۳۶۳ ش۔

د۔ ترجمہ مفاتیح الغیب (کلید رازی ہای قرآن)، محمد خواجوی، انتشارات مولی، تہران، ۱۳۶۵ش۔

۱۶۔ رسالہ متشابہات القرآن

ملا صدرا نے اس کتاب میں قرآن میں متشابہ آیات کے فوائد بیان کئے ہیں اور ان میں سے بعض آیات کی عرفانی اور فلسفیانہ روش پر تفسیر کی ہے۔ ملا صدرا کی رائے میں تاویل اور کشف وشہود کے راستے سے ان آیات کے حقیقی معانی تک پہنچا جا سکتا ہے۔ ملا صدرا ۶ فصلوں میں مختلف گروہوں کی آراء کو بیان کرتے ہوئے عرفانی اور فلسفیانہ روش پر اپنے نقطہ نظر کو ثابت کرتے ہیں۔

الف۔ انتشارات دانشگاہ فردوسی (رسائل فلسفی) تصحیح وتعلیق سید جلال الدین آشتیانی، مشہد، ۱۳۹۳ھ

ب۔ انتشارات دفتر تبلیغات اسلامی، قم، ۱۳۶۲ ش (اشاعت ثانی)۔

حدیث

۱۔ شرح اصول کافی

اصول کافی شیعہ احادیث کی کتب اربعہ میں سے ایک ہے۔ اصول کافی کی یہ اب تک کی جانے والی بہترین شرح ہے۔ اس شرح سے ملا صدرا کی علوم عقلی میں غیر معمولی مہارت کے ساتھ علوم نقلی علم الدرایہ ، رجال اور اقوال اہل حدیث پر بھی ان کی مہارت کا اندازہ ہوتا ہے۔ محمد خواجوی نے اس کی تصحیح اور فارسی میں اس کا ترجمہ کیا ہے اور مؤسسہ مطالعات و تحقیقات فرہنگی تہران نے اسے شائع کیا ہے۔ مرزا ابو الحسن جلوہ کا کہنا ہے کہ ملا صدرا صرف کتاب عقل و جہل ،علم ، توحید اور حجت کی شرح ہی کر پائے تھے کہ وفات پا گئے۔ ملا صدرا تمام احادیث کی سند کو نقل کرتے ہیں ، راویوں کا جائزہ لیتے ہیں اور درجہ روایت کو متعین کرنے کے بعد ہر حدیث کے عارفانہ و فلسفیانہ نکات پر روشنی ڈالتے ہیں۔

الف۔ سنگی طباعت ، تہران ، ۱۲۸۲ ھ ، مفاتیح الغیب کے ہمراہ ، حواشی آخوند نوری۔

ب۔ انتشارات محمودی تہران ، ۱۳۹۱ ھ (اشاعت ثانی)۔

ج۔ تصحیح و ترجمہ فارسی شرح اصول کافی، محمد خواجوی، مؤسسہ مطالعات و تحقیقات فرہنگی، تہران، ۱۳۶۰ ش (۳ جلد)۔

۲۔ شرح حدیث کنت کنزا مخفیا....

دانشگاہ تہران کی مرکزی لائبریری میں موجود اس رسالہ کے قلمی نسخوں (۱۰۵۲ ، (۲۸۳۰) میں

اس رسالہ کو ملا صدرا سے منسوب کیا گیا ہے لیکن بعض نسخوں میں اسے شیخ محی الدین ابن عربی سے منسوب کیا گیا ہے۔ حامد ناجی اصفہانی، جنہوں نے ملا صدرا کے رسائل پر جامع تحقیق کی ہے ان کا خیال ہے کہ مجلس شورائے اسلامی تہران کے کتب خانے میں موجود قلمی نسخے کے آخر میں الشواہد اور الاسفار کو سند کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ جس سے اس امکان کو تقویت ملتی ہے کہ یہ رسالہ ملا صدرا کی تالیفات میں سے ہے۔

عرفان و اخلاق

۱۔ رسالہ سہ اصل

یہ کتاب ملا صدرا کی فارسی کی اہم ترین تالیف ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے فلسفہ کا دفاع کیا ہے۔ یہ کتاب چودہ ابواب پر مشتمل ہے۔ ۱۔ شناخت نفس کے سلسلے میں عدم آگاہی، ۲۔حب مال، مقام اور شہوات، ۳ ، ۴ ، ۵۔ تسویلات نفس امارہ اور تدلیسات شیطان اور ان کے مضمرات، ۸۔ راہ خطا و صواب، ۹۔ علم حقیقی کی خاصیت اور ظاہری علوم پر اس کی برتری، ۱۰، ۱۱۔نور ایمان اور تصفیہ و تزکیہ کی ضرورت ، ۱۲۔ اس معرفت و شناخت کے ثمرات کی شرح ، ۱۳۔ امراض نفس ، ۱۴۔عمل صالح اور علم نافع۔

الف۔ انتشارات دانشکدہ معقول و منقول ، تصحیح حسین نصر، تہران، ۱۳۴۰ش۔

ب۔ انتشارات مولیٰ ، تہران ، ۱۳۶۰ش، طبع سوم ، ۱۳۶۵ ش۔

۲۔کسر اصنام الجاہلیۃ

یہ کتاب ان صوفیاء کرام کی رد میں لکھی گئی ہے جو علم کو حجاب نفس سمجھتے ہیں اور جو معارف الٰہی سے جہالت اور اپنے بدعتی رسم و رواج کی بنا پر خود کو واصل و کامل سمجھتے ہیں۔ ملاصدرا اس کتاب میں اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ بدنی عبادات اور مجاہدات نفس کے ذریعہ ہی کمال مطلوب تک پہنچا جا سکتا ہے۔

الف۔ انتشارات دانشکدہ معقول و منقول، تصحیح محمد تقی دانش پژوہ، تہران، ۱۳۴۰ش

ب۔ عرفان و عارف نمایاں، محسن بیدار فر، انتشارات الزہراء، تہران، ۱۴۰۵ ق۔

فلسفہ

۱۔ اتحاد العاقل و المعقول

ملا صدرا نے اس کتاب میں اسفار اربعہ میں اتحاد عاقل و معقول کی بحث کا خلاصہ پیش کیا ہے اور آخر میں یہ ثابت کیا ہے کہ ہر چیز واجب الوجود کے فیض کا نتیجہ ہے۔ اس کتاب میں ملا صدرا نے کتاب الشفاء میں ابن سینا کے نظریات کو بھی سامنے رکھاہے۔ یہ کتاب دو مقالوں پر مشتمل ہے۔ پہلے مقالے میں اتحاد عاقل و معقول پر بحث کی ہے اور دوسرے مقالے میں عقل بسیط پر گفتگو کی گئی ہے۔ حامد ناجی اصفہانی نے اس کتاب کی تصحیح اور اس پر تحقیق کی ہے اور مجموعہ رسائل فلسفی کے زیرعنوان انتشارات حکمت نے اسے ۱۳۷۵ ش میں تہران سے شائع کیا ہے۔

۲۔ اتصاف الماھیۃ بالوجود

اس کتاب میں ملا صدرا نے تفصیل کے ساتھ اس فلسفیانہ مسئلے پر بحث کی ہے کہ کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ ماہیت موجود ہے اور وجود ماہیت پر عارض ہو سکتا ہے ؟ اس کتاب میں ملا صدرا نے وجود کو واحد اور موجودات کو متعدد اور مختلف حقائق کا حامل قرار دیا ہے۔

الف۔ سنگی طباعت (مجموعہ رسائل) ، تہران ، ۱۳۰۲ ق

ب۔ سنگی طباعت (حاشیہ رسالہ تصور و تصدیق) ، تہران ، ۱۳۱۱ ش

۳(ا)۔ اجوبۃ المسائل

اس رسالے میں ملا صدرا نے مقولہ کم میں حرکت، نفس نباتی اور تجرد نفس، وجود ذہنی، ادراکات جزئی، حدیث نبوی ﷺ: کنت نبیا و آدم بین الماء و الطین کے بارے میں ملاشمسائی گیلانی کے پانچ فلسفی سوالوں کے جواب دیئے ہیں۔ حدیث نبوی ﷺ کے سلسلے میں ملا شمسائی گیلانی کا کہنا ہے کہ بظاہر اس حدیث میں اس بات کی نفی کی گئی ہے کہ نفس انسانی حدوث بدن کے ساتھ حادث ہے۔ یہ تحقیقی رسالہ سب سے پہلے مبداء و معاد کے حاشیہ میں شائع ہوا۔

الف۔ سنگی طباعت (حاشیہ مبداء و معاد) تہران ۱۳۱۴ ق۔

ب۔ تحقیق و تصحیح حامد ناجی اصفہانی (مجموعہ رسائل فلسفی صدر المتألہین)، انتشارات حکمت، تہران، ۱۳۷۵ ش۔

۳(ب)۔ الاجوبۃ عن الاسولۃ النصیریۃ عن شمس الدین الخسر و شاہی

اس کتاب میں ملا صدرا نے خواجہ نصیر الدین طوسی کے ان سوالات کا جواب دیا ہے جو انہوں نے شمس الدین عبدالحمید الخسر و شاہی سے کئے تھے لیکن انہوں نے اس کا جواب نہیں دیا۔ ملا صدرا نے پہلے خواجہ نصیر کے سوالات کو نقل کیا ہے پھر ان کے جوابات دیے ہیں۔

الف۔ سنگی طباعت (حاشیہ شرح الہدایہ) ، تہران ، ۱۳۱۳ ش۔

ب۔ سنگی طباعت (حاشیہ تہذیب الاخلاق) ، تہران ، ۱۳۱۴ ھ

ج۔ تحقیق و تصحیح حامد ناجی اصفہانی (مجموعہ رسائل فلسفی ملا صدرا)،انتشارات حکمت، تہران، ۱۳۷۵ش۔

۳(ج)۔ اجوبۃ المسائل العویصہ عن مظفر حسین کاشانی

اس تحقیقی رسالے میں ملا صدرا نے نفس کے بارے میں مظفر حسین کاشانی کے تین فلسفیانہ سوالوں کے جوابات دیے ہیں جن کی تفصیل کچھ یوں ہے:

۱۔ اپنے قوا سے متعلق نفس کا علم

۲۔ بدن کے اعضاء اور اس کی قوتوں کو کہ جو مزاج کے تابع ہیں کس طرح مسخر و خادم نفس قرار دیا جا سکتا ہے۔

۳۔ نباتی و حیوانی اجسام کے حیرت انگیز تغیرات کو کس طرح نباتی و حیوانی نفوس کے اثرات میں سے قرار دیا جا سکتا ہے۔

۴۔ قوتِ فاعلی کی بقاء کے ساتھ نطفہ میں تغیر اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا انطباع مادہ میں نہیں ہے۔

۵۔ مادہ کے بغیر نفوس انسانی کی بقاء اس بات کو مستلزم ہے کہ نفس کلی اور نفس فلکی سے کامل تر ہے۔

ا۔ تحقیق و تصحیح حامد ناجی اصفہانی (مجموعہ رسائل فلسفی ملا صدرا)، انتشارات حکمت، تہران، ۱۳۷۵ش

۳ (و)۔ اجوبۃ المسائل

ملا صدرا نے اس تحقیقی رسالہ میں اپنے ایک شاگرد یا دوست کے پانچ فلسفی سوالوں کا جواب دیا ہے جن کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

۱۔ اختیار اور مشیت الٰہی کے بارے میں اور یہ کہ مشیت میں علم کا ایجاد پر مقدم ہونا شرط ہے۔ شیخ اشراق کا عقیدہ یہ نہیں ہے ملا صدرا کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟

۲۔ اثبات ہیولیٰ کے بارے میں صاحب روضۃ الجنان کے ایک شبہ کے بارے میں سوال

۳۔ اعراض کے لئے مادہ کے اثبات سے متعلق ایک شبہ

۴۔ اگر حیثیات متکثر ہوں تو مثلاً زید جیسے شخص کو کلی ہونا چاہیے کیونکہ حیثیات متعدد ہیں۔

ملاصدرا نے دوسرے اور پانچویں سوال کا جواب دیتے ہوئے سوال کرنے والے کو اپنا دوست قرار دیا ہے اور دیباچہ میں ان کا بہت زیادہ احترام کیا ہے اور زیادہ تفصیل سے اس کے سوالات کا جواب دیا ہے۔ اس کے علاوہ ملا صدرا نے شیخ سہروردی ، ان کی کتاب تلویحات اور حکمت اشراق ، شیخ الرئیس کی شفاء ، ابو الحسن بن احمد کی روضۃ الجنان ، میرد اماد کی ایماضات ، محقق دوانی اور سید المدققین صدر الدین دشتکی کا بھی تذکرہ کیا ہے۔

۱۔ تصحیح سید جلا الدین آشتیانی ، انتشارات دانشکدہ الٰہیات ، مشہد ۱۳۹۲ش۔

۴۔ رسالۃ اصالت جعل الوجود

اس رسالہ میں ملا صدرا نے ثابت کیا ہے کہ بنیادی طور پر جعل کا تعلق وجود سے ہے نہ کہ ماہیت سے۔

۱۔ تحقیق و تصحیح حامد ناجی اصفہانی (مجموعہ رسائل ملا صدرا)، انتشارات حکمت، تہران، ۱۳۷۵ ش

۵۔ اکسیر العارفین فی معرفۃ طریق الحق والیقین

ملا صدرا کے بقول اس کتاب میں بزرگ اسلامی فلاسفہ کے اقوال کے سلسلے میں اہم مطالب اور نکات موجود ہیں یہ کتاب بابا افضل کاشی کے تحقیقی رسالہ آغاز و انجام سے متأثر ہو کر لکھی گئی ہے اور علم النفس (نفسیات)، عرفان، تصوف کے مراتب، سلوک طریقت کی ترغیب، معرفت و حکمت الٰہی اور مبداء و معاد سے متعلق مطالب موجود ہیں۔ یہ کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے اور ہر باب میں کی گئی

فصلیں ہیں۔

پہلا باب: فی کمیة العلوم و قسمتها

دوسرا باب: فی (معرفة) محل المعرفة و الحکمة و ھی الھویة الانسانیة

تیسرا باب : فی معرفة فاعل العلوم و فیاض المعارف و ھو المبداء الاول لجمیع الاشیاء

چوتھا باب : فی معرفة الغایات الاصلیة و ھی الغایات القصوی

ا۔قم۔مکتب المصطفوی ، ۱۳۰۲ ھ

۶۲۔ التشخص

ملا صدرا نے اپنی اس فلسفیانہ تحقیق میں تشخص کے مسئلے پر بحث کی ہے کہ جس کے ذریعے ایک چیز دوسری چیز سے متمائز ہوتی ہے۔ یہ تحقیق ان افراد کی رد میں ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ تشخص کسی خارجی حقیقت کا نام نہیں ہے اور کسی چیز کا دوسری چیز سے امتیاز ایک اعتباری امر ہے۔

ا۔ سنگی طباعت (مجموعہ رسائل) ، تہران ، ۱۳۰۲ ھ

۷۔تعلیقات الشفاء

ابن سینا کی الہیات شفاء (امور عامہ) پر اس حاشیہ میں ملا صدرا شیخ الرئیس ابن سینا کے بنیادی اصولوں اور مشکل الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں۔ بعض جگہ ان پر اعتراض کرتے ہوئے اپنے مخصوص عقائد کو بیان کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ابن سینا کی طبیعیات الشفاء پر بھی شرح لکھی ہے۔

ا۔سنگی طباعت (الہیات الشفاء سے ملحق) ، تہران ، ۱۳۰۳ ھ۔

۸۔ حاشیہ شرح حکمة الاشراق

شہاب الدین سہروردی کی حکمة الاشراق پر قطب الدین شیرازی (متوفی ۷۱۰ ھ) نے ایک شرح لکھی ہے جس پر ملا صدرا نے اپنے اس حاشیے میں مشائی اور اشراقی فلسفے کے درمیان محاکمہ کیا ہے اور اپنے مخصوص عقائد بیان کئے ہیں۔

ا۔سنگی طباعت (شرح حکمة الاشراق قطب الدین شیرازی سے ملحق) ، تہران ، ۱۳۱۵ق۔

۹۔ حدوث العالم

ملاصدرا کے بقول میں نے اس مشکل فلسفیانہ مسئلے کو حل کرنے اور حتی المقدور حقیقت کو سامنے لانے کی کوشش کی ہے۔ ملا صدرا ابتداء میں متکلمین و متشرعین کے عقائد کو بیان کرتے ہیں اور ان کی کمزوریوں سے پردہ اٹھاتے ہیں اس کے بعد اس سلسلے میں فلاسفہ کا عقیدہ بیان کرتے ہیں۔ پہلے مشائین اور ارسطو کے نظریے پر تنقید کرتے ہیں پھر افلاطون کا نظریہ بیان کرتے ہیں اور اسے باطل ثابت کرنے کے بعد اپنے نظریے کی وضاحت کرتے ہیں اور کئی فصول میں امکان ، وجوب ، قوہ وفعل حرکت ، سکون ، ہر طبیعت کے لئے اثبات محرک اور اس کے بعد حرکت جوہری پر بحث کرتے ہیں اور آخر میں حرکت جوہری کی بنیاد پر مسئلہ حدوث عالم کی ایک نئی تفسیر پیش کرتے ہیں۔

الف۔ سنگی طباعت ، (مجموعہ رسائل) ، تہران ، ۱۳۰۲ ھ۔

ب۔ سنگی طباعت (حاشیہ مبداء و معاد) ، تہران ، ۱۳۱۴ ھ۔

ج۔ سنگی طباعت (حاشیہ کشف الفوائد) ، تہران ، ۱۳۱۲ ھ۔

د۔ انتشارات مولی ، تصحیح محمد خواجوی ، تہران ، ۱۳۶۳ ھ۔

۱۰۔ الحکمۃ المتعالیۃ فی الاسفار الاربعۃ العقلیۃ

ملا صدرا کی یہ کتاب ان کی تمام تصنیفات میں ام الکتاب کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ انہوں نے اس کتاب میں اپنے تمام فلسفیانہ نظریات کو پوری تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس کتاب کا تعلق ملا صدرا کی علمی زندگی کے تیسرے دور سے ہے اور اولیائے کرام اور عرفاء کے چار معنوی سفروں پر مشتمل ہے جو السفر من الخلق الی الحق ، السفر بالحق فی الحق ، السفر من الحق الی الخلق بالحق اور السفر بالحق فی الخلق سے عبارت ہے۔ پہلے سفر میں امور عامہ یعنی مسائل وجود ، علم اور اس کی اقسام پر بحث کی ہے۔ دوسرا سفر علم طبیعی سے متعلق ہے جس میں پہلے اقسام جواہر اور اس کی ابتدائی اقسام پر بحث کی گئی ہے اور آخر میں یہ بحث کی گئی ہے کہ طبیعی موجودات فضیلت و شرف کے لحاظ سے متفاوت ہیں اور جسمانی مواد قبول فیض کے لئے تدریجاً آمادہ ہوتا ہے۔ ان کی اس کتاب میں حرکت جوہری کے مسئلے کو بنیادی ترین فلسفیانہ مسئلے کے طور پر پیش کیا اور پھر اس کی بنیاد پر بہت سے فلسفیانہ نظریات کی عمارت تعمیر کی۔ان کی اس کتاب نے بہت جلد حکماء اور اہل دانش کے حلقے میں شہرت حاصل کر لی اور اسی لئے انہوں نے اسفار اربعہ پر حاشیہ لکھنا باعث افتخار سمجھا۔ آقائے

بزرگ تہرانی نے الذریعہ میں اسفار اربعہ پر ۹ مفید حاشیوں کا تذکرہ کیا ہے (الذریعہ الی تصانیف الشیعہ ، ج ۵ ،ص ۲۱۵) ۱۳۷۸ ھ میں اس کتاب کی نئی اشاعت سامنے آئی جس میں حکیم آ قا علی بن جمشید نوری اصفہانی (متوفی ۱۲۴۶ھ) ، آ قا علی بن عبداللہ مدرس زنوزی تبریزی صاحب بدایع الحکم (متوفی ۱۳۰۷ھ) ، حکیم اسماعیل بن سمیع اصفہانی (متوفی ۱۲۷۷ھ) ، محمد بن معصوم زنجانی (متوفی ۱۳۴۹ھ) ، ملا ہادی سبزواری (متوفی ۱۲۹۰ھ) اور معاصر فلسفی علامہ طباطبائی کے حاشیے شامل کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ اسفار اربعہ پر مرزا حسن مدرس (متوفی ۱۲۳۷ھ) ، آ قا جمال خوانساری (۱۲۲۵ھ)، آ قا محمد رضا قمشہ ای (متوفی ۱۳۰۶ ھ) ، آ قائے علی مدرس حکیم تبریزی (متوفی ۱۳۱۰ ھ) ، مرزا ابو الحسن جلوہ (متوفی ۱۳۱۴ ھ) ، مرزا احمد بن محمد ابراہیم اردکانی (متوفی ۱۲۳۵ھ) کے بعد) کے حواشی قابل ذکر ہیں۔ اردو زبان میں مولوی سید مناظر احسن گیلانی صدر شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ سرکار عالی نے اس کی پہلی جلد کا ترجمہ کیا جو ۱۹۴۱ء میں جامعہ عثمانیہ سرکار عالی حیدر آباد دکن نے شائع کیا۔

ا۔ سنگی طباعت، تہران، ۱۲۸۲ ق ، ملا ہادی سبزواری کے حواشی کے ہمراہ (۴ جلد)

ب۔ چاپخانہ حیدری ،قم ، ملا ہادی سبزواری ، ملا علی نوری ، محمد اسماعیلی ، آ قا علی مدرس ، ہید جی اور محمد حسین طباطبائی کے حواشی کے ہمراہ (۹ جلد)۔

ج۔ داراحیاء التراث العربی ، بیروت ، ۱۹۸۱ء

د۔ مؤسسہ الطباعۃ والنشر وزارۃ الثقافۃ والارشاد الاسلامی، تہران، ۱۴۱۴ ھ، تصحیح و تعلیق، حسن حسن زادہ آملی۔

۱۱۔ سریان نور الوجود الحق فی الموجودات و احاطۃ بالممکنات

ملاصدرا نے یہ تحقیقی رسالہ اپنے دوستوں کی فرمائش پر تحریر کیا ہے جس میں نہایت اختصار کے ساتھ نور وجود حق کے جاری و ساری ہونے اور ممکنات کے ساتھ حق تعالیٰ کی معیت اور کائنات پر اس کے احاطہ کے راز سے پردہ اٹھایا ہے۔ ملا صدرا احاطہ علمی کو ظاہری امر سمجھنے کی وجہ سے موجودات کے ساتھ حق تعالیٰ کی وجودی معیت پر بحث کرتے ہیں۔ یہ تحقیقی رسالہ دو مقدموں پر مشتمل ہے۔ ابتداء میں ملا صدرا نے واجب الوجود کے بارے میں گفتگو کی ہے اس کے بعد نور حق کے جاری و ساری ہونے اور ممکنات کی ایجاد کے سلسلے میں صوفیوں کے نظریات کو بیان کیا ہے۔

ا۔ سنگی طباعت (مجموعہ رسائل) ، تہران ، ۱۳۰۲ ھ۔

۱۲۔ شرح الہدایۃ الحکمۃ

ہدایۃ الحکمۃ، ساتویں صدی ہجری کے نامور مشائی فلسفی اثیر الدین فضل بن عمر ابہری سمرقندی نے تحریر کی ہے اور اس پر ملا صدرا سمیت بہت سے مسلمان فلاسفہ نے شرحیں لکھی ہیں۔ ملا صدرا اپنی شرح میں صاحب کتاب کے ہی نظریات کی تشریح کرتے ہیں اور اپنا نظریہ بہت کم بیان کرتے ہیں۔ شاید یہ ملا صدرا کی پہلی تحریر ہے اسی لئے انہوں نے اس کتاب میں حرکت جوہری کا انکار کیا ہے اور اس کے محال ہونے پر دلیل قائم کی ہے۔ شرح ہدایۃ الاثیریۃ پر مختلف علماء نے حواشی بھی لکھے ہیں جن میں ملا نظام الدین بن ملا قطب الدین السہالوی (م۱۱۶۱ھ) محمد الحسین المشہور بہ غلام نور (م۱۱۸۹ھ)، ملا حسن علی بن قاضی غلام مصطفیٰ لکھنوی (م۱۱۹۸ھ)، مولوی محمد اعلم بن محمد شاکر السندیلوی (م۱۲۵۰ ھ)، قاضی ارتضی علی خان المشہور گوپامئوی ، ابو علی محمد (۱۲۵۱ ھ)، مولوی حسن، انور الدین حسینی، مولوی محمد امجد بن فیض اللہ الصدیقی القنوجی (۱۱۴۰ ھ) کے نام قابل ذکر ہیں۔

ا۔سنگی طباعت ، تہران ، ۱۳۱۳ھ۔

ب۔ مرآت الاکوان (تحریر شرح ہدایہ ملا صدرا شیرازی) ، احمد بن محمد حسینی اردکانی ، مقدمہ و تصحیح و تحقیق : عبداللہ نورانی ، دفتر نشر میراث مکتوب و شرکت انتشارات علمی و فرہنگی ، تہران ، ۱۳۷۵ ش۔

۱۳۔ لمیۃ اختصاص المنطقۃ بموضوع معین من الفلک

اس رسالہ میں ملا صدرا نے وجود فلک کو عقل اول سے صادر ہونے والا شخصی وجود قرار دیا ہے۔

ا۔ تحقیق و تصحیح حامد ناجی اصفہانی (مجموعہ رسائل فلسفی ملا صدرا)، انتشارات حکمت، تہران، ۱۳۷۵ش۔

۱۴۔ المسائل القدسیۃ والقواعد الملکوتیۃ

ملا صدرا نے اس رسالہ میں فلسفیانہ اور جدلیاتی مبانی سے دور رہتے ہوئے اپنے کشفیاتی نظریات کا تذکرہ کیا ہے ۔ یہ کتاب دو جملوں پر مشتمل ہے:

الف۔ فی الحکمۃ القصویٰ و العلم الاعلیٰ اس میں وجود اور احکام واجب الوجود کے بارے میں دو مقالے شامل ہیں۔

ب۔ اثبات الوجود الذہنی و الظہور الظلی۔ یہ حصہ دو تمہیدوں اور تین مقاصد پر مشتمل ہے۔

۱۵۔ المشاعر

ملا صدرا کتاب کے دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ انہوں نے وجود اور ہستی کی معرفت کو اپنے فلسفے کی بنیاد قرار دیا ہے۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ کتاب ملا صدرا کے ابتدائی زمانے کی کتاب نہیں ہوسکتی کیونکہ ابتداء میں وہ اصالت ماہیت کے قائل تھے جیسا کہ اسفار کے مقدمے میں انہوں نے اشارہ کیا ہے۔ یہ کتاب دو موقف پر مشتمل ہے۔ پہلے موقف میں تین منہج کی صورت میں مجعول اول پر بحث کی گئی ہے اور ہر منہج کئی مشعر پر مشتمل ہے۔ منہج اول وجود خدا اور اس کی وحدانیت کے بارے میں ہے (۸ مشعر) ، دوسرا منہج احوال و صفات خدا کے بارے میں ہے (۴ مشعر) اور تیسرا منہج خدا کی خلقت و آفرینش کے بارے میں ہے (۳ مشعر) جبکہ دوسرا موقف جعل وجود کی کیفیت کے بارے میں ہے۔ المشاعر کی اہمیت کے پیش نظر بہت سے علماء نے اس کی شرح کی ہے جن میں شیخ احمد احسائی (۱۱۶۶۔ ۱۲۴۱ ھ) ، محمد جعفر بن محمد صادق لاہیجانی (متوفی ۱۲۵۱ ھ) ، مرزا احمد بن حاج نعمت اللہ اردکانی (متوفی ۱۲۳۵ھ کے بعد) ، محمد دنبلی فرزند عبدالرزاق دنبلی (متوفی ۱۲۴۳ ھ ق) ، محمد بن ابی الحسن شہدادی مصاحبی محمد بن نائنی ، سید محمد باقر بن محمد جعفر طباطبائی شیخی ہمدانی (متوفی ۱۳۳۳ ھ) مولی زین العابدین، محمدجواد نوری، بدیع الملک مرزا عماد الدولہ دولتشاہی (متوفی ۱۳۲۷ھ) ، شیخ الاسلام محمد رضی بن محمد تقی خلخالی اور مولی حسین بن تنکابنی کے نام قابل ذکر ہیں۔

ا۔ سنگی طباعت، تہران، ۱۳۱۵ ش، حواشی اروکانی

ب۔ انتشارات طہوری، تہران، ۱۳۶۳ ش، انستیو ایران و فرانسہ، فرانسیسی ترجمہ وتعلیق ہنری کوربن۔

ج۔ انتشارات دفتر تبلیغات اسلامی، قم، ۱۳۶۰ ش، شرح ملا محمد جعفر لاہجی، تصحیح وتعلیق سید جلال الدین آشتیانی، مقدمہ جلال الدین ہمائی، حسین نصر، ہنری کور بن۔

د۔ عماد الحکمۃ (ترجمہ و شرح المشاعر)، بدیع الملک مرزا عماد الدولہ، باہتمام ہنری کور بن، انتشارات طہوری، تہران ، ۱۳۴۲ش

ر۔ ترجمہ مشاعر، غلامحسین آہنی، دانشگاہ اصفہان، ۱۳۴۰ ش

۱۶۔ الواردات القلبیۃ فی معرفۃ الربوبیۃ

خدا شناسی، اثبات وجود خدا، وجود، علم واجب تعالیٰ اور آیا واجب الوجود سے صادر ہونے والی شئے خیر محض ہے یا صرف شر پر حاوی ہے کے باب میں ملا صدرا کی عرفانی و فلسفیانہ کتاب

ہے۔ ملا صدرا نے اس کتاب میں عرفانی اور اشراقی روش پر اپنے بقول ان اسرار سے پردہ اٹھایا ہے جو ان پر منکشف ہوئے ہیں اور ان میں کسی کی تقلید نہیں کی گئی۔ ملا صدرا نے اس کتاب میں کہ جو ۴۰ فیوض پر مشتمل ہے درس دینے والوں ، درباریوں ، محدثوں اور فقہاء کی مذمت کی ہے۔

الف۔سنگی طباعت (مجموعہ رسائل) ، تہران ، ۱۳۰۲ ھ۔

ب۔ انجمن فلسفہ ایران ، ترجمہ و تصحیح احمد شفیعیہا ، تہران ، ۱۳۹۹ ھ۔

کلام

۱۔ الحشر

اس کتاب کو دو ناموں سے متعارف کرایا گیا ہے لیکن خود ملاصدرا نے اس کا نام نہیں رکھا۔

الف۔ حشر العوام فی معاد الاشیاء و حشرھا

ب۔ طرح الکونین و رفض العالمین

یہ تحقیقی رسالہ معاد کے اثبات ، طریقہ کار ، موجودات کے حشر اور ان کی مراجعت کے بارے میں ہے۔ اس کتاب میں ملا صدرا نے حتی کہ جمادات اور نباتات کے حشر کو بھی ثابت کیا ہے۔ پہلے ممکنات کے مختلف طبقات کو بیان کیا ہے اس کے بعد ۸ فصلوں میں مندرجہ ذیل ترتیب کے ساتھ ہر ایک کے حشر کی کیفیت کو بیان کیا ہے۔

۱۔عقول خاصہ کا حشر (۴ براہین) ، ۲۔ نفوس ناطقہ کا حشر ، ۳۔ نفوس حیوانی کا حشر ، ۴۔ قوائے نباتی و غیر نباتی کا حشر ، ۵۔ جمادات و عناصر کا حشر ، ۶۔ تمام حسیات کی مراجعت ، ۷۔ ہیولیٰ اولی اور مادی اجسام کی مراجعت ، ۸۔ نفوس انسانی یا ناطقہ کے علاوہ باقی چیزوں کے حشر کا سبب

ا۔ سنگی طباعت (مجموعہ رسائل) ، تہران ، ۱۳۰۲ ھ۔

ب۔ سنگی طباعت (حاشیہ مبداء و معاد) ، تہران ، ۱۳۱۴ ھ۔

ج۔ سنگی طباعت (حاشیہ کشف الفوائد) ، تہران ، ۱۳۱۲ ھ۔

۲۔ الحکمۃ العرشیہ

یہ رسالہ مبداء و معاد کے اثبات میں حکمت متعالیہ کا خلاصہ ہے جبکہ اس کی تفصیل اسفار

اربعہ میں بیان کی گئی ہے۔ ملا صدرا نے اس تحقیقی رسالہ میں فلسفیانہ روش اختیار کی ہے اور آیات و روایات سے استفادہ کیا ہے اور اسے دو مشرق میں بیان کیا ہے۔

مشرق اول : فی العلم باللہ و صفاتہ و اسمائہ و آیاتہ (اور یہ چند قواعد پر مشتمل ہے)

مشرق دوم : فی المعاد یا علم المعاد

ا۔ سنگی طباعت (رسالہ المشاعر سے ملحق) ، تہران ، ۱۴۱۵ ھ

ب۔ ترجمہ الحکمۃ العرشیہ ، غلامحسین آہنی ، انتشارات دانشگاہ اصفہان ، ۱۳۴۱ش۔ انتشارات مولی ، تہران (اشاعت ثانی) ۱۳۶۱ ش۔

۳۔ رسالہ خلق اعمال

جبر و اختیار کا مسئلہ ایک طویل عرصے سے علماء اور اہل کلام کے درمیان موضوع گفتگو بنا ہوا تھا۔ اس پر متعدد کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ ملا صدرا نے اس تحقیقی رسالہ میں علماء اور اہل کلام کی آراء کو بیان کیا ہے۔ اس کے بعد اہلبیت کی روایات کی روشنی میں اس مسئلے کو دلیل و برھان کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اس رسالہ میں زیادہ تر جبر و اختیار کے مسئلے پر بحث کی گئی ہے۔

الف۔سنگی طباعت (مجموعہ رسائل)، تہران ، ۱۳۰۲ ھ۔

ب۔سنگی طباعت (حاشیہ کشف الفوائد) ، تہران ، ۱۳۱۲ ھ۔

ج۔ (جبر و تفویض) ، بہ اہتمام محمد علی روضاتی ، اصفہان ، ۱۳۴۰ ش۔

د۔ جبر و اختیار (ترجمہ فارسی خلق اعمال) ، زین العابدین قربانی ، مؤسسہ انتشارات بعثت ، تہران ، ۱۳۵۶ ش

ر۔تحقیق و تصحیح حامد ناجی اصفہانی (مجموعہ رسائل فلسفی ملا صدرا) ، انتشارات حکمت، تہران ، ۱۳۷۵ ش۔

۴۔ الشواہد الربوبیۃ فی المناہج السلوکیۃ

یہ کتاب متصوفانہ منہج پر لکھی گئی اسفار اربعہ کی نہایت عمدہ تلخیص ہے۔ اس کتاب میں عقلی اور غیر ضروری مباحث سے اجتناب کیا گیا ہے اور زیادہ تر عرفان اور تصوف کا غلبہ نظر آتا ہے۔ اس کتاب میں ملا صدرا کے بعض ایسے نظریات بھی ملتے ہیں جن کا تذکرہ ان کی دوسری کتابوں میں نہیں ملتا مثلاً فاعل و غایت کے ذریعے حرکت جوہری کا اثبات اور حرکت ، ادراک اور آثار عقول مجردہ کے ذریعے مثل افلاطونی کا اثبات (مقدمہ سید جلال الدین آشتیانی ، شواہد الربوبیہ ،ص نوزدہ ، ناشر مرکز

نشر دانشگاہی ، ۱۳۶۰ ش ، مشہد)۔

یہ کتاب ۵ مشہد پر مشتمل ہے۔ ہر مشہد کئی شاہد اور ہر شاہد کئی اشراق کا حامل ہے۔

مشہد اول : امور عامہ کے بارے میں ہے۔ (۵) شاہد)

مشہد دوم: وجود باری تعالیٰ کے بارے میں ہے۔ (۲ شاہد)

مشہد سوم : علم معاد کے بارے میں ہے۔ (۳ شاہد)

مشہد چہارم : حشر جسمانی کے اثبات میں ہے۔ (۳ شاہد)

مشہد پنجم : نبوت و ولایت کے بیان میں ہے۔ (۲ شاہد)

الف۔ سنگی طباعت ، تہران ، ۱۲۸۶ ق ، سبزواری کے حواشی کے ہمراہ

ب۔ دانشگاہ مشہد ، تصحیح و تعلیق سید جلال الدین آشتیانی ، مشہد ۱۳۴۶ ش۔ مرکز نشر دانشگاہی ، تہران ، ۱۳۶۰ ش (اشاعت ثانی)

ج۔ ترجمہ و تفسیر فارسی الشواهد الربوبیہ ، جواد مصلح ، انتشارات سروش ، تہران ۱۳۶۶ ش۔

۵۔ القضاء و القدر فی افعال البشر

اس تحقیقی رسالہ میں عنایت الٰہی ، قضاء و قدر کے معانی ، لوح و قلم ، قضاء و قدر میں شرور کے داخل ہونے کی کیفیت ، انسان سے سرزد ہونے والے اختیاری و اضطراری اعمال پر خاص طور پر روشنی ڈالی گئی ہے اور نظام عالم کے حسن و کمال کو ثابت کیا گیا ہے۔اس بات سے بھی بحث کی ہے کہ انسان مختار ہے یا مجبور۔ اس سلسلے میں فلاسفہ کے اقوال کو ان کے دلائل کے ساتھ بیان کیا ہے اور آخر میں اپنا نقطۂ نظر بیان کیا ہے۔

ا۔ سنگی طباعت (مجموعہ رسائل) ، تہران ، ۱۳۰۲ ھ۔

۶۔ المبداء و المعاد

اس کتاب میں الٰہیات، طبیعیات، نفس ناطقہ کی پیدائش اور ظہور کی کیفیت، اس کے مقامات اور اس کی انتہا نیز نبوات و منامات پر بحث کی گئی ہے۔ کتاب کی ابتداء میں مسئلہ وجود پر اجمالاً روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کتاب میں وہی انداز اپنایا گیا ہے جو اسفار اربعہ کا ہے اگرچہ علم باری تعالیٰ کے مسئلے میں شیخ اشراق کی روش کو ہی ترجیح دی ہے۔ استاد سید جلال الدین آشتیانی نے اس کتاب پر نہایت عالمانہ مقدمہ لکھا ہے۔ اس کے علاوہ سید حسین نصر کا ابتدائیہ بھی اس کتاب میں موجود ہے۔

ا۔ سنگی طباعت ، تہران ، ۱۳۱۴ ھ۔
ب۔ انجمن فلسفہ ایران ، تصحیح و تعلیق ، سید جلال الدین آشتیانی ، تہران ، ۱۳۵۴ ش۔
ج۔ ترجمہ فارسی مبداء، و معاد، احمد بن محمد الحسینی اردکانی، بکوشش عبداللہ نورانی، مرکز نشر دانشگاہی، تہران، ۱۳۶۲ ش۔

۷۔ المظاہر الالھیۃ فی اسرار العلوم الکمالیۃ

مبداء و معاد کے بارے میں ملا صدرا کی عقلی استدلال پر مشتمل کتاب ہے جس میں آیات و روایات کو ثبوت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ایک مقدمے ، دو فنون اور ایک اختتامیہ پر مشتمل ہے۔ مقدمے میں حکمت الٰہی کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ فن اول ۸ مظہر پر مشتمل ہے جس میں اثبات وجود خدا ، توحید و وجوب وجود ، اسماء و صفات الٰہی ، اپنی ذات اور غیر ذات کے سلسلے میں علم حق تعالیٰ ، الہیت خدا کے دوام ، حدوث عالم ، طریقہ خلقت و معاد پر گفتگو کی گئی ہے۔ دوسرا فن بھی ۸ مظہر پر مشتمل جو اثبات معاد جسمانی ، قیامت میں تمام قوا و جوارح کے ساتھ دوبارہ زندہ کئے جانے ، حقیقت موت ، ماہیت قبر ، رستاخیز ، حشر کی کیفیت ، صراط ، اور نامہ اعمال کے بیان میں ہے۔ آخر میں اختتامیہ کے طور پر میزان و حساب ، احوال قیامت ، نفخ صور ، دوزخ کے محافظوں ، درخت طوبیٰ و زقوم اور سچے خوابوں پر گفتگو کی گئی ہے۔

ا۔ سنگی طباعت (حاشیہ مبداء و معاد) ، تہران ، ۱۳۱۴ ق۔
ب۔ دانشکدہ الٰہیات ، تصحیح و تعلیق سید جلال الدین آشتیانی، مشہد، ۱۳۸۰ھ۔

۸۔ المعاد الجسمانی۔۔ زادالمسافر

ملا صدرا نے اس کتاب میں عقلی و فلسفیانہ دلائل کے ساتھ معاد اور جسم برزخی کو ثابت کیا ہے۔ ان مباحث کی تفصیل اسفار اربعہ میں بیان ہوئی ہے۔ اس کتاب میں ملا صدرا کا کہنا ہے کہ میں اس مختصر تحقیق میں معاد جسمانی کو ثابت کروں گا کہ جس کے اثبات سے علماء کے افکار قاصر رہے ہیں۔

ا۔ انجمن حکمت و فلسفہ ایران ، شرح و تصحیح سید جلال الدین آشتیانی ، تہران، ۱۳۵۹ ش۔

منطق

۱۔ التصور و التصدیق

ملا صدرا نے اپنے ایک دوست کی فرمائش پر اس کتاب کوتحریر کیا تھا۔ اس کتاب میں تین فصلوں میں علم منطق کے اہم مسئلے تصور و تصدیق پر تحقیق کی ہے اور تین فصلوں میں علم کی تقسیمات کو بیان کیا ہے اور ابن سینا اور بعض دیگر فلاسفہ کے اقوال کو بھی نقل کیا ہے۔ علاوہ ازیں شرح شمسیہ ، شرح مطالع اور رسالہ تصور و تصدیق میں قطب الدین رازی کے نظریات پر تنقید کی ہے۔ استاد مہدی حائری یزدی نے آ گاہی و گواہی کے نام سے اس کا فارسی میں ترجمہ اور شرح کی ہے جسے انجمن فلسفہ تہران نے شائع کیا ہے۔

ا۔ سنگی طباعت (جوہر النضید سے ملحق) ، تہران ، ۱۳۱۱ ھ۔

ب۔ انتشارات بیدار، تصحیح بیدار فر، قم، ۱۳۶۲ ش۔

ج۔ آ گاہی و گواہی، ترجمہ و شرح انتقادی مہری حائری یزدی، انجمن اسلامی حکمت و فلسفہ، تہران، ۱۳۶۰ ش۔

۲۔اللمعات المشر قیتہ فی الفنون المنطقیتہ

۹ اشراق پر مشتمل علم منطق میں ملا صدرا کی مختصر تحقیق ہے۔ اس کتاب میں ملا صدرا نے منطق حکمت اشراق پر اپنے تعلیقات کا خلاصہ بیان کیا ہے اسی لئے انہوں نے زیادہ تر شیخ اشراق کی پیروی کی ہے۔

ا۔ انتشارات آ گاہ ، ترجمہ و شرح عبدالحسيني مشکوۃ دینی (منطق نوین)، تہران، ۱۳۶۲ ش۔

وہ آثار جن کو کسی خاص عنوان کے تحت درج نہیں کیا جا سکتا۔

۱۔ رسالہ اصالت جعل الوجود

اس رسالہ میں ملا صدرا نے ثابت کیا ہے کہ بنیادی طور پر جعل کا تعلق وجود سے ہے نہ کہ ماہیت سے۔

ا۔ تحقیق و تصحیح حامد ناجی اصفہانی، (مجموعہ رسائل فلسفی ملاصدرا)، انتشارات حکمت، تہران، ۱۳۷۵ش۔

۲۔ رسالہ الخلسہ

اس مختصر رسالہ میں ملا صدرا نے اپنے خوابوں کو بیان کیا ہے۔
تحقیق و تصحیح حامد ناجی اصفہانی (مجموعہ رسائل فلسفی ملا صدرا) ، انتشارات حکمت ، تہران ، ۱۳۷۵ ش۔

۳۔ دیباچہ عرش التقدیس میر داماد

ملا صدرا کا اپنے استاد میر داماد کے تحقیقی رسالے پر مختصر مقدمہ ہے۔
تحقیق و تصحیح حامد ناجی اصفہانی (مجموعہ رسائل فلسفی ملا صدرا)، انتشارات حکمت، تہران، ۱۳۷۵ش۔

۴۔ شواہد الربوبیہ

حامد ناجی اصفہانی نے ملا صدرا کے اس تحقیقی رسالہ کی تصحیح کی ہے اور اسے انتشارات حکمت تہران نے شائع کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ مسلمہ طور پر ملا صدرا کی تصنیف ہے اگرچہ ارباب تراجم اور تذکرہ نویسوں نے اس کا نام نہیں لیا ہے۔ اس تحقیقی رسالہ میں ملا صدرا نے اپنے فلسفیانہ نظریات کی اجمالی فہرست پیش کی ہے۔ ملا صدرا نے اس میں جن ۱۸۶ مسائل کی نشاندہی کی ہے ان میں سے بعض کا تعلق حکمت متعالیہ کے بنیادی اصولوں سے ہے اور بعض کی حیثیت فرعی ہے۔ ملا صدرا کی اکثر کتابوں کے مترجم محمد خواجوی کا کہنا ہے کہ اس بات کا بھی امکان ہے کہ رسالہ جعل وجود ، خلسہ، دیباچہ عرش تقدیس نیز جو کتاب ملا صدرا کے فلسفیانہ رسائل کے مجموعہ کے عنوان سے شائع ہوئی ہے ، اسے علماء و دانشوروں نے ملاصدرا کے نظریات کے خلاصے کے عنوان سے جمع کیا ہو چنانچہ نامور ادیب اور صاحب ریاض السالکین (شرح صحیفہ سجادیہ) سید علی خان مدنی نے اسی قسم کا کام کیا ہے۔ (محمد خواجوی ، دو صدر الدین ، ص ۱۷۷)

۵۔ رسالہ مزاج

اس رسالہ میں ملا صدرا نے اپنے نظریات کا خلاصہ پیش کیا ہے جن کی تفصیل انہوں نے اپنی بڑی کتابوں میں دی ہے اور اس میں ان کی کوئی نئی رائے موجود نہیں ہے۔

تحقیق و تصحیح حامد ناجی اصفہانی ، (مجموعہ رسائل فلسفی ملا صدرا) ، انتشارات حکمت ، تہران ، ۱۳۷۵ ش۔

رسالہ حشریہ

حامد ناجی اصفہانی کے بقول یہ رسالہ ملا صدرا کی مسلمہ تالیفات میں سے ہے کہ جس پر ابھی تک تحقیق نہیں کی گئی اور ارباب تراجم میں سے بھی ابھی تک کسی نے اس کی طرف اشارہ نہیں کیا ہے۔

ا۔ ترجمہ رسالہ الحشر ، محمد خواجوی ، انتشارات مولی ، تہران ، ۱۳۷۵ ش

ب۔ تحقیق و تصحیح حامد ناجی اصفہانی (مجموعہ رسائل فلسفی ملاصدرا)، انتشارات حکمت، تہران، ۱۳۷۵ش۔

۷۔ رسالہ وجود

تحقیق و تصحیح حامد ناجی اصفہانی (مجموعہ رسائل فلسفی ملا صدرا) ، انتشارات حکمت ، تہران ، ۱۳۷۵ ش۔

۸۔ حقیقۃ الکفر والایمان

ایک شخص فلسفیانہ افکار کی وجہ سے ملا صدرا کو ہدف تنقید بناتا ہے۔ ملا صدرا ایمان و کفر کی حقیقت پر روشنی ڈالنے کے ساتھ ساتھ اس شخص کا جواب دیتے ہیں اور اپنے جواب کو احادیث کے مطابق قرار دیتے ہیں۔

۹۔ ایقاظ النائمین

ا۔ تصحیح محسن مؤید ، مؤسسہ مطالعات و تحقیق فرہنگی، تہران، ۱۳۶۱ ش۔

۱۰۔ مکتوبات ملا صدرا

ملا صدرا نے اپنے استاد میر داماد کو چار یا پانچ خط لکھے ہیں جن میں سے دو فارسی میں ہیں اور دو میں فارسی اور عربی کی آمیزش ہے۔ ان خطوط میں ملا صدرا نے اپنے استاد کو بہت زیادہ سراہا ہے۔

ا۔ شرح حال و آراء فلسفی ملا صدرا ، سید جلال الدین آشتیانی ، انتشارات زوار ، مشہد ، ۱۳۸۲ ق۔

ب۔ نہضت زنان مسلمان ، تہران ، ۱۳۶۰ ش

۱۱۔ دیوان ملا صدرا

ملا صدرا کے مختلف اشعار کو ان کے شاگرد، فیض نے جمع کیا ہے۔ یہ مجموعہ کر مانشاہ میں حاج آقا ضیاء بن حاج آقا مہدی کے پاس موجود تھا اور حال ہی میں ایران میں شائع ہوا ہے۔

ا۔ انتشارات دانشکدہ معقول و منقول ، تصحیح حسین نصر ، تہران ، ۱۳۴۰ ش۔

ب۔ انتشارات مولیٰ ، تہران ، ۱۳۶۰ ش۔

نوٹ: واضح رہے ملا صدرا کے بعض آثار پر مشتمل رسائل کے دو مجموعے شائع ہو چکے ہیں:

(ا) رسائل حکیم صدر الدین شیرازی (قم۔ مکتب المصطفوی ، ۱۳۰۲ ھ)

ان میں مندرجہ ذیل رسائل کو شامل کیا گیا ہے۔

۱۔ الحدوث

۲۔ اتصاف الماهیة بالوجود

۳۔ التشخص

۴۔ سریان الوجود

۵۔ القضاء و القدر

۶۔ الواردات القلبیة

۷۔ اکسیر العارفین۔۔۔

۸۔ الحشر

ب: مجموعہ رسائل فلسفی ملا صدرا (تحقیق و تصحیح حامد ناجی اصفہانی، انتشارات حکمت، تہران، ۱۳۷۵ ش)

اس مجموعے میں مندرجہ ذیل رسائل کو شامل کیا گیا ہے۔

۱۔ اتحاد العاقل و المعقول

۲۔ اجوبة المسائل شمس الدین محمد گیلانی

۳۔ اجوبة المسائل الکاشانیة

۴۔ الحشریہ

۵۔ الخلسة

۶۔ الاعمال

۷۔ دیباچہ عرش التقدیس